ن مطبع اہل حدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR.

الحمد للہ

اہلحدیث

امرتسر مورخہ ۱۴ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۲ھ مطابق ۲۶ اگست سنہ ۱۹۰۴ء جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانون کی عموماً اور اہل حدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانون کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	۵
والیان ریاست سے	۱
رؤسا اور جاگیردارون سے	المعہ ۱
عام خریدارون سے	۲ / ۱

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے

نمونہ کا پرچہ مفت۔ بیرنگ ڈاک واپس

نامہ نگارون کے مضامین اور تازہ خبرین بشرط پسند مفت درج ہونگی۔ اشتہارات کی بابت بذریعہ خط وکتابت فیصلہ ہو سکتا ہے۔ جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہے۔

جناب مرزا صاحب قادیانی پر بیجا اعتراض

مرزاجی نے کہین لکھا ہو کہ سنہ ۱۸۹۳ء مین جن دنون آتھم سے میرا مباحثہ تھا میری عمر ۶۴ سال کی تہی اب اپنے ایک بیان مین عدالت کے کمرے مین حلفیہ بیان دیتے ہین کہ سنہ ۱۹۰۴ء مین میری عمر ۶۵ سال کی ہے اسپر بعض اخبارون نے اعتراض کیا ہے کہ مرزاجی کا بیان غلط ہے کیونکہ سنہ ۱۸۹۳ء مین جب انکی عمر ۶۴ سال کی تہی تو سنہ ۱۹۰۴ء تک گیارہ سال ہوئے ۷۵ سال کی ہونی چاہئے تہی مگر یہ کیا غضب ہے کہ آج تک ۶۵ سال کی ہوئی گویا گیارہ سال مین مرزاجی صرف ایک سال بڑھے ہین۔ مگر ہمارے خیال مین یہ اعتراض ٹہیک نہین بلکہ [illegible]

پتہ اخبار

کی قلت تدبر اور اصل راز سے ناواقفی پر مبنی ہے۔ اصل راز یہ ہے کہ مرزا جی اللہ والے ہیں اُن کے جو کام ہیں خدائی قانون کے مطابق ہیں اسلئے اُن کی عمر بھی خدائی قانون کے مطابق ہوگی اور یہ تو سب مسلمان جانتے ہیں کہ خدا کے ہاں ایک دن سال بھر کے برابر ہوتا ہے اِنَّ یَوۡمًا عِنۡدَ رَبِّکَ کَاَلۡفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوۡنَ پس اس حساب سے یعنے ہمارے معمولی حساب سے تین لاکھ ساٹھ ہزار سال کے ختم ہونے پر مرزا جی کی عمر ایک سال ترقی کر سکتی ہے اس سے پہلے نہیں سنہ ۱۹۰۳ء میں ۶۴ سال قریب ختم ہونگے سنہ ۱۹۰۷ء میں پینسٹھواں سال شروع ہوا ہوگا۔ جو مرزا جی نے ۷۵ سال کی عمر لکھا دی تو کونسا جرم کیا اور کیا غلط کہا۔

اے کہ آگاہ نۂ عالم درویشان را
تو چہ دانی کہ چہ سودا است سر ایشان را

مرزا جی کے الہام

ہرچند مرزا جی کی الہامی مشین کے پرزے ایک دراز عرصہ سے سخت بگڑے ہوئے ہیں اور جو الہام ہوتا ہے وہ اُلٹا ہی پڑتا ہے۔ لیکن حضرت ملہم بھی کچھ ایسے شرم تسم ہیں کہ پھر بھی کوئی نہ کوئی الہام ٹھوس ہی دیتے ہیں۔ الحکم مطبوعہ ۱۷-۲۴ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء میں چند نئے الہام شایع ہوئے ہیں جو ۲۷ و ۲۹ جولائی کے مابین خاص گورداسپور میں مرزا جی کو القا ہوئے ہیں اور جنکی اشاعت اخبار مذکور میں بڑی اہمیت سے کسی نیک نتیجہ کے انتظار میں کی گئی ہے لیکن افسوس کہ یہ سب الہام مثل گذشتہ زٹلیات کے مرزا جی کے حق میں نہیں ہوئے۔

الہامات حسب ذیل ہیں

۲۷ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء۔ ایک نظارہ دکھایا گیا کہ کوئی امر پیش کیا گیا ہے پھر الہام ہوا اِنَّا اَنۡزَلۡنَاهُ فِیۡ لَیۡلَةِ الۡقَدۡرِ۔ اِنَّا اَنۡزَلۡنَاهُ لِلۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ۔ (یہ نظارہ غالباً وہی ہوگا جو فرد جرم سُننے کے وقت مسیح کو اپنی عمر بھر میں پہلی دفعہ دیکھنا نصیب ہوا۔ ہائے یہ نظارہ واقعی منحوس نظارہ ہے جو ایک رئیس اعظم آف قادیان کی شان کے ہرگز شایان نہیں کہ وہ حکومت کی طرف سے ایک جرم کے الزام قایم ہونے پر عامیوں کی طرح جواب دینے کو کھڑا ہے اور عدالت اُسکا عذر سماعت نہیں کرتی۔)

(۲) ۲۹ جولائی۔ مبارک۔ سو مبارک۔ آسمانی تائیدیں ہمارے ساتھ ہیں۔ (بیشک مبارک سو مبارک بلکہ ہزار مبارک اور آسمانی تائیدوں کی معیت کا اس سے بڑھکر کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ باوجود ہزار طرح کے حیلے بہانے کرنے کے بھی جرم سے برائت نصیب نہ ہوئی اور فرد جرم کا داغ لگ ہی گیا۔ ایسا مبارک دن دشمنوں کو بھی نصیب ہو مرزائیو عبرت)۔

(۳) ایک پچھلا الہام جو شایع ہونے سے رہا ہوا ہے۔ میں تجھے بھی ایک معجزہ دکھاؤنگا۔ (جی ہاں بہت بڑا معجزہ ہے۔ ہر کہ شک آرد کافر گردد)

مرزائی صاحبان سے باادب التماس ہے کہ سچے دل سے بتائیں کہ مرزا جی کی ملہمیت اب بھی قابل تسلیم ہے۔

(نامہ نگار از گورداسپور)

مباحثہ نگینہ میں آریوں کی مغلوبی

(مرقومہ شیخ احمد اللہ صاحب انبہروی)

صاحبان دانش و بینش سے یہ بات مخفی نہیں ہے کہ مخالفین اسلام شیران اسلام کے مقابلہ پر نہ کبھی غالب ہوئے ہیں اور نہ ہو سکتے ہیں جملہ مذاہب مروجہ اہل اسلام کے نزدیک تار عنکبوت سے زیادہ کمزور ہیں مناظروں مباحثوں میں کوئی مخالف آجتک اسلام کے مقابلہ پر سرسبز و شاداب نہیں ہوا غیر ولایت کے مباحثوں کو نظر انداز کرکے صرف ہندوستان کے اُن مباحثوں پر نظر ڈالئیے جو خاص آریوں کے گرو اور دیگر ذی وقار پنڈتان آریہ سماج اور اہل اسلام کے مابین ہوئے ہیں۔ آریوں کو پنڈت دیانند نے جس وقت زندگی میں ہی چونکہ اسلام پر زہر اُگلنا بیہودہ بکنا شروع کیا تو وہاں کے علماء و فضلائے اسلام مباحثہ پر آمادہ ہوئے۔ پنڈت صاحب ممدوح نے فرمایا ہم مولوی قاسم

ahmadimuslim.de

سے مباحثہ کرینگے جسپر وہان کے اہل اسلام نے فاضل اجل عالم باعمل مولینا بافضل اولینا مصداق بحدیث شریف علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم ومغفور کو اطلاع دی مولینا موصوف اطلاع پاتے ہی باوجود ناسازی مزاج کے شباشب راہ طے کرکے صبح صادق کو رڑکی مین داخل ہوگئے اور فورًا پنڈت صاحب کو مباحثہ کا چیلنج دیا پنڈت صاحب حیلہ حوالہ کرتے رہے تہے کہ مجسٹریٹ ضلع نے حکم صادر کیا کہ رڑکی مین مباحثہ نہو پہر تو کیا تہا پنڈت صاحب کو انکار کا موقع ملگیا اہل اسلام نے ہر چند کہا کہ اگر مجسٹریٹ نے رڑکی مین مباحثہ کرنے کو منع کیا ہے تو عیدگاہ کے میدان مین کرلو۔ مگر وہان تاب مقابلہ کہان تہی۔ حیلہ حیاند اپو … سے مولنا صاحب کے ہاتہہ دیکہے ہوئے تہے مولینا صاحب نے فرمایا کہ اگر مباحثہ نہین کرتے تو ہمارا وعظ ہی سن لو مگر وہان اس کی بہی تاب نہ تہی خفیہ خفیہ کسی طرف کا راستہ لیا۔ اور میرٹہ مین جا پہنچے مولینا صاحب مرحوم خبر پاتے ہی وہان بہی جا موجود ہوئے اور پنڈت جی کو کہلا بہیجا کہ رڑکی سے تو آپ بلا مباحثہ ہی غایب ہوگئے تہے اب یہان مباحثہ کر لیجیے مگر پنڈت جی وہان سے بہی حسب عادت قدیمہ حیلہ حوالہ کرتے ہوئے کافور ہوگئے۔ غرضکہ پنڈت صاحب بہاگے بہاگے پہرتے تہے اور مولینا صاحب برابر تعاقب کرتے تہے۔ پنڈت جی مولینا مرحوم کی صورت فرشتہ سیرت دیکہتے ہی کانپتے تہے مباحثہ کرنا کیا معنے کہین سامنے بہی نہ آئے مفصل کیفیت میلہ خدا شناسی و انتصار الاسلام مین دیکہو۔

پہر آو یہ مذہب کے بڑے بہاری حامی آریہ مقتول کو دیکہو کہ مولوی ابو رحمت حسن صاحب واعظ اسلام ماہر وید وشاستر میرٹہی کے مقابلہ سے کیسا حیران وسرگردان وپریشان پہرا کیا خاصکر مولانا ابو رحمت صاحب عالم سنسکرت کی تحریر وتقریر تو ان کے واسطے شمشیر بران کا حکم رکہتی تہی مولینا صاحب نے آریہ مقتول کے وہ وہ گہر سے اڑائے تہے جس سے ایک عالم اہل انصاف خوب واقف ہے مفصل کیفیت اکثر کتابون مین مذکور ہے پنڈت کرپارام صاحب کو جیسی کچہ شکست مولینا حافظ ابو الفرح محمد عبد الحمید صاحب کے مقابلہ پر آگرہ مین ملی تہی اُس سے کئی درجہ بڑہکر پنڈت سنت رام

لعل و مراری لعل ووزیر چند کو آریہ مقتول کے دُمعرے اُڑانے والے مولانا ابو رحمت حسن صاحب سے مختلف مقامات پر ملی حکیم سنت رام آریہ میری پیشین گوئی مندرجہ انوار الاسلام جلد ۴ نمبر ۱۳ کے مطابق طاعون کے شکار ہوئے۔ ماسٹر آتما رام وڈاکٹر سنگت رام وغیرہ نے [illegible] اسلام مولانا ابوالوفا محمد ثناء اللہ صاحب کو مقابلہ پر امرتسر مین شکست پائی اور نیچا دیکہا ہے اسی طرح گذشتہ سال مین جب تحصیل دیوریا ضلع گورکہپور مین مباحثہ ہوا تہا آریون کی جانب سے پنڈت ورشنا نند صاحب مباحث مقرر ہوئے تہے اہل اسلام کی طرف سے وہی ترک اسلام سینہ سپر ہوئے تہے اسلامی ترک نے اپنی پرزور تحریر وتقریر سے پنڈت جی کی کایا پلٹ دی ناک مین دم کردیا پنڈت جی کو دعوے پر وہ وہ جرحین کین وہ وہ جوابات دیئے جس سے پنڈت جی کے اوسان خطا ہوگئے مجبورًا مباحثہ کو اصول پر گرادیا مگر پہر بہی ہر طرح سے زکین ہی اوٹہایا کیئے چونکہ شروع ہی سے پنڈت جی کو ناکامی کا منہ دیکہنا نصیب ہوا اسلیئے جب چہٹے روز ہر دو فریق کے پانچ پانچ پرچے ختم ہوگئے تو حسب شرط نمبر ۱۳ دوسرے مسئلہ پر بحث نہین شروع کی حالانکہ علماء اسلام نے بہتیرا کہا تہا کہ اگر تحریری مباحثہ سے گہبراتے ہو تو آؤ تقریری کرلو مگر وہان تاب مقابلہ کہان تہی اسوقت کی حالت حاضرین جلسہ سے تو پوشیدہ نہین تہی غیر حاضرین اصحاب کے واسطے روئداد مباحثہ دیوریا موجود ہے۔ مگر آریہ اخبارون نے وہ دون کی لی تہی کہ اللہ کی شان یاد آتی تہی اور شعر ذیل انہین کے حسب حال معلوم ہوتی تہی ؎

واہ صناع ازل تیری عجب قدرت ہے
گل کو تر شتے ہو تو شان خدا بنتو نہین

اب جبکہ وہ جون سنہ رواں کو اہل نگینہ نے مباحثہ کی ٹہانی اور ہر دو فریق نے اپنے اپنے علماء کو دعوت مباحثہ دیکر بلایا آریون کی طرف سے پنڈت ورشنا نند ماسٹر آتما رام۔ لالہ گوبند رپال لالہ وزیر چند پنڈت مراری لعل پنڈت ہوجدت بابو کرپا شنکر پنڈت بہگوا ندین حبتا وغیرہ جمع ہوئے۔ بجانب اہل اسلام مولینا مولوی محمود الحسن صاحب مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند مولینا حافظ احمد صاحب مہتمم مدرسہ دیوبند

مولینا مولوی احمد حسن صاحب مدرس مدرسہ امروہہ مولانا مولوی محمد عزیز صاحب مدرس مدرسہ مراد آباد مولینا حاجی احمد علی صاحب مدرس مدرسہ عربیہ میرٹھ مولینا ابوالوفا محمد ثناء اللہ صاحب ترک اسلام مولینا ابو رحمت حسن صاحب واعظ اسلام میرٹھی مولینا حافظ ابوالفرح محمد عبدالحمید صاحب پانی پتی وغیرہ تشریف لائے تھے علمائے اسلام لانبے لانبے جبتے قبے زیب تن کئے ہوئے بشکل نورانی جلسہ مین فروکش تھے اور پنڈتان آریہ سماج وہی چہپا کٹا کوٹ یا ننگے بدن صرف دہوتی باندہے ہوئے داڑہی مونڈ بعضون کی مونچہین بہی غائب سب اس شعر کے مصداق ہے

ریش کا منہ پر نہین نام ونشان
پہر بتا لع کہون یا ابو لحیان

جلسے مین بیٹھے تہے آریہ صاحبان علمائے اسلام کی نورانی شکلون فرشتہ سیرتون کو دیکھکر پریشان ہوئے۔ پنڈت گربا رام صاحب فوراً پہچان گئے کہ ان نورانی چہرون فرشتہ سیرتون سے بازی لینا غیر ممکن ہے۔ اگر مین مقابل ہوا شکست مین خجالت نصیب ہوگی۔ فوراً ماسٹر آتما رام امرتسری کو اپنے سے تیز سمجھکر مباحثہ کو کہڑا کر دیا مگر اہل اسلام نے باوجود موجود ہونے بڑے بڑے علما کے اسی مرد میدان ترک اسلام مولانا ابوالوفا محمد ثناء اللہ صاحب کو ایستادہ کر دیا جنہون نے کئی ایک مقام پہ سرآوردگان آریہ سماج کو فاش شکستین دی ہین"

پہر تو کیا تہا خوب دو دونون مین دو روز زور آزمائی ہوئی مگر جیسا کہ ترک اسلام نے پہلے کئی ایک موقع پہ پنڈتان آریہ سماج کو زکین دی ہین اسی طرح یہان بہی غلبہ حاصل کیا اور مد مقابل کو اپنی پر زور تقریر سے فاش شکست دی جس سے تمام حاضرین جو ہزارون کی تعداد مین تہے واقف ہین۔ امید کہ اب آریہ سماج اہل اسلام سے مباحثہ کرنیکا نام نہین لینگے۔ جیسا کہ اخبار ستہ دہرم پرچارک ہردوار مورخہ ۲۴ جون سنہ ۱۹۰۴ء سے ظاہر ہوتا ہے مگر چونکہ جہوٹ بولنا جہوٹ کی اشاعت کرنا آریون کی قدیمانہ عادت ہے اسلئے ایسی فاش شکست کہاتے ہوئے بہی وہ اپنی عادت سے باز نہین آتے مباحثہ دیوریا کے مانند یہان بہی اخبار آریہ مسافر مرادآباد ستکاری امرتسر آریہ مسافر ہردوار اخبار مباحثہ بدایون نے خوب بے پر کی اڑائی

گویا کہ ایون کے بہی کان کترے ہین اور مخلوق خدا کے ورغلانے مین کسی طرح ابو لحیان سے کم کوشش نہین کی ہے اسلئے ارباب انش و بینش کی خدمت بابرکت مین یہ خادم اسلام العبد عجز التماس کرتا ہے کہ عاجز از ابتداء تا انتہا مباحثہ نگینہ مین شامل رہا اور کل کیفیت کا نقشہ میری آنکہون کے سامنے ہو بہو گہوم رہا ہے اور ہر واقعہ العبدز و رشور مجہکو کہہ رہا ہے کہ پہلے مجہکو صفحہ قرطاس پر جگہ دیکر آریونکے دروغ کو طشت از بام کرو گو کہ روئیداد مباحثہ نگینہ مفصل شایع ہوگی لیکن مین مختصر فوٹو آپ صاحبان کے روبرو پیش کرتا ہون اور جملہ اخبارات آریہ سماج کا دروغ طشت از بام کرتا ہوا امید کرتا ہون کہ آپ غور سے دیکھینگے اور ماسٹر آتما رام جی کو مخاطب کرکے اسطرح خامہ فرسائی شروع کرتا ہون کہ کیا آپ واقعات ذیل بالکل بہول گئے جو اسطرح بے پر کی اڑا رہے ہین۔

اول۔ جس وقت ترک بہادر ترک اسلام کی دہوان دہار تقریر وادلہ اور جرحون سے بیتاب ہوکر آپ اپنے دعویٰ قدامت وید سے اسطرح دست بردار ہوگئے تہے کہ غیر مسلمہ شرائط کو چہوڑ دیجئے اور مسلمہ شرائط پر بحث شروع کیجئے جیسا آپکے محرر بابو کرپا شنکر آریہ آگرہ نواسی نے یہ چالاکی کی تہی کہ آپکی کمزوری محسوس کرکے آپکی تقریر سے ان الفاظ کو قلمی اڑا دیا تہا مگر شیران اسلام کے آگے ہاتہون لینے پر آپنے دبی زبان سے اقرار کیا تہا کہ ہان بیٹے ایسا کہا تہا کہ غیر مسلمہ شرائط کو نظر انداز کر دیجئے۔ فرمائیے کیا ان الفاظ سے ناظرین یہ نتیجہ نہین نکالینگے ضرور نکالینگے کہ آپ اپنے دعویٰ قدامت وید کے ثابت کرنے سے سخت عاجز ہوگئے تہے۔

دوم۔ جب ترک اسلام نے آپکی درخواست کے بموجب مسلمہ کسوٹی الہام خاص مشتی نبدے پر ہونا چاہئے کے مطابق ملہمان وید کا استحقاق معلوم کرنے کے واسطے ملہمان وید کی سوانح عمری طلب کی تہی تو کیا آپ نے بیان فرمائی تہی یا کوئی معقول جواب دیا تہا سوائے اسکے کہ فضول باتون مین قیمتی وقت کو ضایع کر دیا تہا۔

ahmadimuslim.de

سوم - جب مہمان وید کی سوانحمری بتلانے سے بھی آپ عاجز ہوئے تو ترک اسلام نے دوسری شرط مسلمہ "الہام قانون قدرت کے خلاف نہو" کے بموجب آپ کا پاک و پوتر مسئلہ نیوگ پیش کر کے فرمایا تھا کہ نیوگ سے پیدا شدہ بچہ جائز وارث کیونکر ہو سکتا ہے اسکی کیا فلاسفی ہے فرمائیے آپنے اسکا کیا جواب دیا تھا بجز اسکے کہ نیوگ کی قلعی کھلاتے رہے اور ہزاروں آدمیوں کو ہنساتے رہے۔

چہارم - کیا وہ یوم آپ کے خیال سے قطعی اتر گیا جس روز کہ آپ کے محسنے آپ کی کمزوری کو محسوس کر کے آپ کی تقریر کو بالکل بدلدیا تھا اور بھری محفل میں شیران اسلام کے کہنے سے اقرار بھی کیا تھا جسکے ہندو مسلمان عیسائی سب گواہ ہیں۔

پنجم - پنڈت کرپارام عین ایام جلسہ میں کیوں چلدیئے تھے۔ اسی واسطے کہ آپ ترک اسلام کی حملوں کو دو نہیں کر سکتے تھے۔ وہ آپ کو سمجھاتے تھے آپ نا مکمل ہونے کی وجہ سے اُن کی ایک نہ مانتے تھے جو کچھ خود دیتا تھا کہتے تھے وہ ناراض ہو کر فرار ہو گئے۔

ششم - آریہ مسافر کے اڈیٹر لالہ وزیر چند کا چلا جانا بھی یہی ظاہر کرتا ہے کہ آپ کی تقریر ترک اسلام کے مقابلہ میں بہت ہی کمزور تھی۔

ہفتم - لوگندیال کرسی چھوڑ چھوڑ کر کیوں بھاگتا تھا صرف اسی وجہ سے کہ آپ کی تقریر بالکل کمزور ہوتی تھی بزعم خود کچھ آپ کو سمجھاتا تھا آپ اُسکی تقریر کو بوجہ درجہ انسانیت سے گری ہوئی ہونے کے تسلیم نہ کرتے تھے وہ ناراض ہو ہو جلسہ سے فرار ہوتا تھا اور بصد مشکل رکتا تھا آپ خود ہی سخت پریشان ہو رہے تھے مقابلہ سے ہٹنے کو کسر شان سمجھتے تھے اگر ہٹ جاتے تو بجائے آپ کے کوئی اور منہ کی کھاتا۔ ترک اسلام ہر وقت آستینیں چڑھاتے ہوئے اسطرح للکارتا تھا۔ ؎

ہم بھی ہیں سینہ سپر قاتل لگا جو ہو سو ہو
آج دیکھیں ہاتھ تیری ابروئے خمدار کا

ہشتم - وہ دن بھی مت فراموش کیجئے جبکہ آریہ صاحبان نگینہ نے صاف طور پر مباحثہ سے انکار کر دیا تھا کیوں صرف آپکی کمزوری محسوس کر کے آپ ترک اسلام کے حملوں کو روک نہیں سکتے تھے آریہ سماج کی سخت ناموسی تھی جبکہ اہل اسلام کے پریذیڈنٹ جناب مولوی حافظ احمد صاحب نے بلند آواز سے فرمایا تھا کہ اگر آریہ صاحبان کو مباحثہ جاری رکھنے سے انکار ہے تو لکھدیں کہ ہم اہل اسلام کے مقابلہ سے ہار گئے اور ساتھ ہی یہ بھی کہدیا تھا کہ یہ ایک ثبوت ہے آریوں کی ہار کا اُسوقت آریوں کا یہ حال تھا کہ کاٹو تو بدن میں خون نہیں۔ سب کے چہروں پہ مایوسی کی حالت طاری تھی رونقی وہ میں قابل دید تھا جسقدر آریوں کو تشویش اور مایوسی تھی اُسی قدر بلکہ اہل اسلام کو خوشی اور مسرت تھی مجبوراً آپ کے پریذیڈنٹ پنڈت بھگوان دین صاحب نے کہا کہ اگر آریہ لوگ مباحثہ سے انکار کرتے ہیں تو ہم خود مناظرہ کرینگے اُسوقت صرف پنڈت مراری لعل سکندرآبادی نے اُنکا ساتھ دیا آپ اور دیگر فضلائے آریہ سماج خاموشی کے ساتھ اُس سین کو دیکھ رہے تھے پنڈت بھگوان دین صاحب کا یہ فقرہ "ہم خود مناظرہ کرینگے" ظاہر کرتا ہے در اصل آریہ صاحبان نگینہ کو مباحثہ سے انکار نہیں ہے بلکہ آپ کو۔ خیر جب بصد مشکل آریہ صاحبان راضی ہوئے تو صرف ایک دن مباحثہ کر کے بند ہی کر دیا حالانکہ مولوی ابو رحمت حسن صاحب واعظ نے ڈنکے کی چوٹ پر بھری مجلس میں بلند آواز سے یہ فرمایا تھا کہ ہم آپ جم کر مباحثہ کریں جبتک ایک فریق مباحثہ سے بھاگ نہ جائے یا ہار نہ مان لے مباحثہ بند نہ ہو۔ کیا آپ نے یا کسی دوسرے ودوان آریہ سماج نے آمادگی ظاہر کی تھی یا کوئی جواب دیا تھا ہرگز نہیں۔

نہم - وہ دن بھی یاد کر لیجئے جسدن کہ آپ نے ترک بہادر کے حملوں سے پریشان ہو کر تنگ آمد بجنگ آمد کے مصداق بھنے ہوئے لال پیلا چہرہ کر کے خفیت کی حالت بنا استقدر تقریر کی تھی جسکو آپ کا محرر بالکل نہیں تحریر کر سکتا تھا اُس تقریر کا ماحصل اعتراضات کے سوا اور کچھ نہیں تھا اُس پر ترک اسلام نے کیسے صاف و شستہ مدلل فی البدیہہ تقریر کی تھی جس سے سارا جلسہ متاثر ہوا تھا۔

دہم - آپ کی کمزوری ہی کی وجہ سے آخری دو دن بھی آریہ گنگ آپکو ٹانگے ہی میں بٹھا کر لیجاتا [illegible] تھے اور اہل اسلام اپنے ترک بہادر کو ہاتھی کی سواری پر فتح کے نقارے بجاتے [illegible]

ahmadimuslim.de

ہوئی بغرض تمام قیامگاہ کو لائے تھے۔

یازدھم ۔ آپ کی کمزوری کو محسوس کر کے گیارہ ہندو آریہ جو آجکل مسلمان ہیں پیش کیے گئے۔

دوازدھم ۔ پہلی کمزوری کو محسوس کر کے محمد عمر کہ جو پورا آریہ تھا اسلام میں واپس آیا۔ جیسے ہماری ۹ جون والی وزیر صحیفہ اڈیٹر آریہ مسافر نے بہت ہی پیچ دیا۔ کہا کہ یہ فقرہ لکھا ہے ہم اپنے مخبری بہائیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ اگر وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو ہمارے مقابلہ میں آ کر اسکو پایہ ثبوت کو پہونچا دیں (آریہ مسافر ماہ جولائی ۱۹۰۸ء) حالانکہ خود اخبار ہنگکار یہی میں بیشتر مضمون کا مشرف باسلام ہونا تسلیم کیا ہے اخبار مذکور ۵ اجولائی پھر نہ معلوم آریہ مسافر کا اڈیٹر کیوں ایسا بدحواس ہوا جاتا ہے کیوں جا نکلا پڑتا ہے نہیں اس سے بحث نہیں کہ آریہ صاحبان نے ہمکو کس نام سے یاد کیا ہے آریہ مسافر کا اڈیٹر دیدہ و دانستہ انہوں خاک جھونک کر خلق خدا سے راستی کو اڑانا چاہتا ہے محمد عمر بیگ آئے تھے پوری جو علمائے اسلام کی زبردست تقریر و تحریر سے متاثر ہو کر اسلام میں واپس آیا تھا اسکا ذکر مولوی ابو رحمت حسن صاحب نے جلسہ میں بھی کیا تھا۔ جیسے پنڈت مراری لعل صاحب نے کہا تھا کہ اگر مسلمان ہو گیا تو ہو جانے دو کیا حرج ہے یہ تو ہوا ہی کرتا ہے اگر پنڈت مراری لعل جیسا میں کچھ بھی شرم کی بو ہے تو اب بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہاں میں نے ایسا کہا تھا۔ سو اس جھوٹ کے ایک یہ بھی جھوٹ آپ لوگوں کا ہے کہ نگینہ میں دو تین چار مسلمان ہو گئے دوسرے کہ چار یا پانچ درخواستیں شدھی کی آئی ہیں مگر بوجہ کاروبار کے شدھ کرنے کی فرصت نہیں۔ اول تو یہ نہیں ظاہر کیا کہ وہ درخواستیں ہندوؤں کی ہیں یا مسلمانوں کی یا عیسائیوں کی دوم اگر مسلمانوں کی ہیں تو کمال تعجب ہے کہ ابھی تک ان کو شدھ نہیں کیا گو جیوتوالہ میں جو ایک جولاہا ان کے پھندے میں پھنس گیا تھا تب تو بہت ہی پیر چھین پھیلا رکھے تھے مگر اب جبکہ چار یا پانچ آدمی شدھ ہونے کی درخواست کرتے ہیں تو آپ لوگ ابھی تک شدھ نہ کر سکے۔

اے آریہ صاحبان ایسے سفید جھوٹوں کو بالائے طاق رکھئے راستی سے رشتہ الفت جوڑئیے اور غور سے سنئے کہ معمولی سے معمولی لیاقت کا مسلمان بشرطیکہ اسکو کسی قسم کا لالچ نہ ہو عقل سے خالی نہ ہو اسلام کی گود میں پلا ہوا اسلام سے کچھ بھی واقفیت رکھتا ہو قطعی طور پر کامل وثوق سے ڈنکے کی چوٹ پر کہہ سکتے ہیں کہ نہ کبھی آریہ ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ بعض آریہ کہتے ہیں کہ دیکھو منشی عبد الغفور صاحب بی اے کیسے آریہ ہو گئے وہ بھی غور سے سنیں کہ عبد الغفور نہ اسلام کی گود میں پلا نہ اسلام سے کچھ واقفیت رکھتا ہے نہ عقل سے سروکار رکھتا ہے اسلئے کہ قوم کا جولاہا ہے لالچ نیوگ نے مار لیا ہے۔ مثل مشہور ہے کہ جولاہے کی عقل گدی میں۔ اسکے ثبوت میں چند دن لطیفہ میں موجود ہیں چند ہم بھی نقل کرتے ہیں ذرا غور سے دیکھئے۔

لطیفہ اول ۔ چند جولاہے برات بیاہنے چلے راستہ میں شب نے جلوہ دکھلایا اور صبح صادق کو منزل مقصود پر پہونچنا جو وہاں سے بیس کوس اور باقی بھی بیس ہی تھے سب یہ صلاح کر کے رہے کہ بیس کوس جانا ہے اور ہم بیس ہی آدمی ہیں رات بھر آرام سے سوئیں تم سبھی اٹھ کر جلد چلیں صبح صادق کو منزل پر پہونچ جائینگے صرف ایک ایک کوس حصہ میں پڑیگا دیکھا وقت مقررہ پر پہونچ گئے ہونگے ہرگز نہیں۔

لطیفہ دوم ۔ کسی بادشاہ کے وقت میں ایک جماعت جولاہوں کی نماز ادا کر رہی تھی دریا کے کنارہ تو اتنے میں دریا میں کچھ شور ہوا ایک مقتدی بول اٹھے "دریا گرید چیست" ایک عجیب نے تمامی باندیا کو قطع سرسے مقتی سے بنے "در نماز بولیدن خوبید نیست" امام صاحب کمال عقلمندی سے اس طرح گویا ہوئے "شکر خدا من نہ بولیدم" سچ ہے اگر ایسے نہ ہوتے تو کیوں ست کی ستار کے پھیر میں پڑتے اور کیوں نلی ٹنگ کہلا کر رہ جاتے۔

لطیفہ سوم ۔ ایک جولاہے کا اونٹ کھو گیا وہ شکر کرنے لگا لوگوں نے شکر کا سبب پوچھا جواب دیا اسپر میں سوار نہ تھا ورنہ میں بھی کھو جاتا۔ (خوب کیوں نہو بڑے عقلمند ہو)

لطیفہ چہارم ۔ ایک جولاہے نے سردار کے دربار میں ایک شخص نے فریاد کی کہ اس ظالم نے میری عورت کے پیٹ میں لات ماری حمل ساقط ہو گیا ہے سردار نے بہت سوچ وچار کر یہ سزا دی ظالم کو کہ اسکی عورت کو لیجاؤ اور جیسی تھی ویسی کر کے دیجاؤ۔

ahmadimuslim.de

وغالبا عبد الغفور کی مانند بی اے بنکر سردار بنے ہونگے -

لطیفۂ پنجم - تین جلاہے دریا کے کنارے سیر کر رہے تہے ایک سائل نے کہ جب دریا مین آگ لگتی ہوگی تو مچہلیان کہان جاتی ہونگی دوسرے نے جواب دیا کہ کنارہ پر جو درخت ہین اُنپر چڑہ جاتی ہونگی تیسرے بولے کیا مچہلیان گائے بیل ہین جو درختون پر چڑہ جاینگی (واہ رے جلاہو اصل بات کسی کو نہ سوجہی)

حضرات ہمین پانچ لطیفون پر اکتفا کرتا ہون مین اپنے آریہ دوستون سے عرض کرتا ہون کہ آپنے جلاہون کے لطائف سن لیئے - اب آپ لوگون کو معلوم ہوگیا ہوگا کہ یہ لوگ کس عقل کے ہوتے ہین انہی میر سے ایک عبد الغفور ہین جو آریہ بنے ہین اگر کوئی آریہ کہے کہ وہ تو بی اے ہین انکا شمار معمولی جلاہون مین کیونکر ہوسکتا ہے تو غور سے سُن لین کہ بی اے ہونے سے عقل کوئی مطلب نہین وہ تو جلاہا جلا ہے ہیر بی اے بن کر کیا عقل حاصل کرینگے مین آپ کو ایک بی اے پنڈت کا لطیفہ سناؤن جس پر آریہ بہی ہنستے ہین یہ لطیفہ آریہ سماچار میرٹھ بابت ماہ جون ۱۹۰۲ء مین مرقوم ہے معہ اڈیٹر کی رائے کے نقل کرتا ہون آجو دہیا مین ایک بی اے صاحب نے اپنی استری کو دان کر دیا جیسا کہ انکے پتا نے اُن کی ماتا کو کیا تہا - استری خوبصورت تہی جب انکی حقیت حسب دستور خاندان ایک ہزار روپیہ دیکر واپس لینا چاہا تو پنڈت جی نے دینے سے انکار کیا یہانتک کہ دس ہزار روپیہ تک قبول نہین کیا آخر ڈپٹی کمشنر تک معاملہ پہنچا جنہون نے بی اے صاحب کی عقل و دانش پر ترس کہا کر بڑی مشکل سے وہ استری انکو ایک ہزار روپیہ مین دلائی (اڈیٹر آریہ سماچار فرماتے ہین) ہائے جہان استریون کی یہ درد شا ہو وہان ملک و قوم کی بہتری و بہبودی کا کہان پتہ جہان کے بی اے ایم اے - (جو سائنس اور منطق وغیرہ جانتے ہوئے ہین) ایسی لغو حرکت کرین تو پہر اورون سے کیا توقع ہوسکتی ہے - راقم بہت ٹہیک ہے آپ کا افسوس بجا ہے - آریو بی اے صاحب کی عقل کا کرشمہ دیکہیہ یا سبب پانڈت شی لال وغیرہ بی اے کی ڈگری حاصل کر کے عقل سے خالی رہے تو بہلا عبد الغفور جو جلاہا ہے بی اے کی ڈگری لیکر کیسے عقلمند ہوسکتا ہے -

پس ان لطائف سے جلاہے اور بی اے دونون کی عقل و دانش معلوم ہوگئی لہذا ہمارا دعوٰے بہت صحیح ہے کہ مسلمان اگر کوئی آریہ ہوگا تو وہ بہی ہوگا جو اسلامی عقائد سے قطعی جاہل ہوگا - یا کوئی جلاہا نیوگ کا دلدادہ ہوگا پڑہا لکہا عاقل بالغ عالم فاضل مسلمان تا قیامت آریہ نہ بنیگا انشاء اللہ العزیز آریہ فاضلون کو مناسب ہے کہ دروغگوئیون سے باز آئین خلق خدا کو صراط مستقیم سے نہ ڈگائین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائین - آتش پرستی نیوگ پرستی تثلیث پرستی وغیرہ کو چہوڑین خدا کے نیک بندون سے رشتہ جوڑین خوف خدا کے دل مین جگہ دین نگینہ کی شکست فاش کو یاد کرین - اہل اسلام سے مقابلہ نہ کرین بلکہ مسلمانون مین آملین - آمین فقط -

مرا د ما نصیحت بود و گفتیم
حوالت با خدا کردیم و رفتیم

اسلام اور کفر کی تبلیغ کا مقابلہ

سلسلہ نمبر ۳۸ جلد ا

ہندون مین متعدد فرقے ہین او کم و بیش ہر فرقہ اپنی تبلیغ مذہب مین سرگرم ہے صرف برہمو سماج کے ۹۰ مندر ۴۴ کالج ۲۲۹ سبہائین ۴۳ سکول ۳ بورڈنگ ہوس ایک شفاخانہ ۳۰ وغیرہ قابل ذکر ہین جنکی اہم کوششین سالانہ بہت کچہہ کامیابی حاصل کرتی ہین ہندوؤن کے سب فرقون مین آریہ ضرورت سے زیادہ پر جوش ہے جو ایک گروہ دیانندی خیالات کا معتقد ہے اُس کے بانی پنڈت دیانندجی کا ظہور چند سال پیشتر ہوا اُس نے ہندوؤن میں گویا ایک جوشیلی روح پہونکدی یا ان لوگون کو سب مذاہب خصوصًا اہل اسلام سے زیادہ خصومت ہے اس فرقے نے اُمید سے زیادہ ترقی حاصل کی اگرچہ پنجاب مین اس گروہ کے لوگ زیادہ ہین لیکن قریب قریب ہندوستان کے ہر ضلع میں انکی سماجین قائم ہوگئی ہین یا ہوتی جاتی ہین اخبا رات ست

ahmadimuslim.de

جہانتک معلوم ہوتا ہے اُن کے کالج اسکول بورڈنگ یتیم خانے مستقل طور پر نہایت خوش انتظامی کیساتھ چل رہے ہین۔ اس گروہ کے ہر متنفس ہر دوسرون کو اپنا ہمخیال بنانے کی ہمیشہ فکر رہتی ہے۔

متعدد اخبار میگزین توسیع مذہب کی غرض سے شایع ہوتے ہین اسلام پر یہ جیسے ناجایز حملے کرتے ہین اس کی کیفیت آریہ مسافر وغیرہ اخبارات اور ستیارتھ پرکاش وتصانیف آریہ مسافر سے ظاہر ہے۔

یہ حملے اگرچہ نہایت کمزور ہی تھے لیکن اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ دو چار کم علم مسلمان جو اپنے مذہبی علوم وفلاسفی سے ناواقف تھے کسی وجہ سے اُن کو دام مین آگئے اور ہمارے معزز علماء مسجد کے حجرہ مین مسلمان پر کفر کا فتوے ہی لکھتے رہے۔ خانہ جنگیون سے انکو فرصت نہ ملی کہ آریون کو کلہ بکلہ جواب دیتے۔

ابتداءً ۲۲ جون سنہ ۱۸۱۳ء کو دلبر فورس Wilber Force صاحب ممبر پارلیمنٹ کی سرتوڑ کوشش سے جب ہوس آف کامنز (دیوانِ عام) مین اس مضمون کا ایک بل پاس ہوا کہ اہل ہند کے عیسائی بنانے کو پادری اگر ہندوستان جانا چاہین تو اُن کو اجازت ہے اس حکم کے ساتھ ہی کسقدر تعداد عیسائیون کی ہندوستان مین آگئی اور اُنھون نے ہندیون کو عیسائی بنانا کیا فکرین کین اسکی نہایت مختصر کیفیت مین گذشتہ نمبر مین لکھ چکا ہون جب ان تدبیرون سے مسلمانون کے گروہ کے گروہ عیسائی ہونے لگے اور بعض اہل علم مثل پادری عماد الدین وغیرہ نے بھی عیسائی مذہب کو اختیار کرلیا۔ اور ان نو عیسائیون کا گروہ پُرانے عیسائیون سے بھی پُر جوش ثابت ہُوا۔ اس نے اسلام کی مخالفت مین کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا اسلام پر بیجا اعتراضات۔ بانی اسلام کی توہین کلام الہی کی تحقیر علانیہ شروع اور کتابین و اخبارات ہر غرض سے شایع کیئے۔ اہل مسلمانون پر یہ نہایت مصیبت کا وقت تہا مگر خدا کا شکر ہے کہ بہت جلد بعض علمائے اسلام خواب غفلت سے چونکے اور ضرورت محسوس کرکے چند علماء اس طرف جہک پڑے۔ عیسائیون سے دوبدو تحریری وتقریری مناظرہ کرنے کو مستعد ہوگئے چنانچہ بکثرت مسلمانون اور عیسائیون کے مناظرے ہوئے جنمین پادری فنڈر اور امام المناظرین مولینا رحمت اللہ و پادری فنڈر

و ڈاکٹر محمد وزیر خان صاحب و پادری عماد الدین و مولوی رکن الدین و پادری الطاف مسیح و مولوی محمد سلیم و پادری یونس و مولوی محمد قاسم و پادری نیلڈر و چودہری مولا بخش کے مناظرے قابل دید ہین ان خدا کے مقبول بندون نے عیسائی جماعت کا یہانتک پیچھا کیا کہ اسلام کے خلاف ہر کتاب کے پریس سے نکلتے ہی تین تین چار چار جواب شایع کردیتے تھے مثلاً پادری فنڈر کی مشہور کتاب میزان الحق کے تین جواب شایع ہوئے اور پادری عماد الدین کی ہدایۃ المسلمین کے چار اور نغمہ طنبوری کے چار حل الاشکال کے دو، اعجاز القرآن کے دو تنقیش الاسلام کے تین۔ مفتاح الاسرار کے دو تحقیق الایمان کے تین۔ شریف نسبتین کے تین۔ نیاز نامہ کے تین اُمہات المومنین کے چار۔ علیٰ ہذا القیاس عیسائیون کی کوئی کتاب ایسی نہین جس کے متعدد جواب مسلمانون نے نہ دیئے ہون ۱۷۱ کتابین اس قسم کی آجتک میری نظر سے گذر چکی ہین اور اکثر موجود ہین صرف مناظرہ یا تصنیف کتب ہی پر اس قلیل جماعت نے صبر نہین کیا بلکہ جب عیسائیون نے کتابون اور رسالون کی علاوہ اخبارون مین بھی اعتراضات کرنا شروع کیئے تو انکے دفعیہ کیواسطے مسلمانون کی طرف سے بھی اخبارات جاری ہوگئے چنانچہ اُن کے ایک مشہور اخبار منشور محمدی ہے جو سنہ ۱۸۷۰ء مین اسی غرض سے جاری ہوتا اس کے پرزور تحریر سے کتنے عیسائی اخبار لاجواب ہوکر بند ہوگئے اور کتنے گمشدہ راہ راست پر آگئے اسلامی انجمنین بھی عیسائی مشن کے مقابلہ پر جابجا قایم ہوگئین۔ ان تمام کوششون کا نتیجہ یہ ہوا کہ عیسائی لاجواب ہوکر ہمیشہ کیلئے خاموش ہوگئے اور مسلمانون کا عیسائی ہونا قطعاً بند ہوگیا بلکہ اکثر مسلمانون کو عیسائیون سے واپس لے لیا مثلاً سنہ ۱۹۰۵ء مین ۹۳ عیسائی اور ۳۲۲ ہندو مشرف باسلام ہوئے۔ باسوا اسکے ایک بہت بڑی جماعت آبائی عیسائیون کی یورپ و امریکہ مین مسلمان ہوگئے ان نو مسلم یورپینون کی پرجوش کوشش سے پادریون کی اور بھی کمر ہمت ٹوٹ گئی۔

میرے خیال مین اگر ہماری علماء کی یہ قلیل اور بے سروسامان

ahmadimuslim.de

جماعت اس مستعدی کیساتھ عیسائیون کے مقابلہ مین کھڑی ہوتی تو ایک ہزار ہا خدائے وحدہٗ لاشریک کے بندے دام تثلیث مین پہنسنے سے بچ گئے ہوتے۔

اسی طرح مین یقین کرتا ہون کہ اگر ہمارے مقدس علماء آریون کو جواب دینے سے پہلو تہی کرینگے تو چند روز مین بہت سے جاہل مسلمان نیوگ کی بھینٹ چڑھ جائینگے۔

الحمد للہ کہ بعض دور اندیش علماء کو یہ خیال پیدا ہو چلا ہے اور اُنہون نے دو چار قابل قدر مناظرے بھی کئے ہین چند کتابین بھی اُنکے جواب مین شائع کی ہین جنمین آریون کی تمام اعتراضات کے دندان شکن تحقیقی نیز الزامی جوابات ہین چند اخبار بھی اسی غرض سے شائع ہونے لگے ہین۔

مگر نہایت افسوس ہے کہ بجائے ہمدردی و اعانت سے حوصلہ افزائی کرنے کے بعض علماء و اڈیٹران اخبار نے تنگ نیتی سے مخالفت کرکے اُنکی تمام کوششون پر پانی پھیر دیا اور اُنکے علمی مباحثون کو تو تو مین مین کہہ کر باز رکہنا چاہا اور اُس مخالفت و دلشکنی کی وجہ صرف مساوات فی العلم ظاہر کی گئی یعنے ہم بہت بڑے عالم و فاضل و حکیم و فلاسفر ہین آریہ جاہل بے وقوف ہین۔ میرے خیال مین بقول آریہ مسافر اس دلیل مین عجز کی بو ہے۔ ع

وائی کہ چہ گفت زال با رستم گرد
دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد

لُطف یہ کہ دنیاوی مباحث اور فروعی جھگڑون مین ہمارے صلاح کارون کی یہ حالت ہے کہ اخبار کے اخبار سیاہ کر ڈالتے ہین ابھی اُردو ہندی کے جھگڑون مین اُنہین ہندوؤن کے مقابلہ مین ایک ایک اخبار نویس نے اکیس اکیس مضمون لکھ کر اُردو کی حمایت کی ہے۔ علیگڈہ کالج کے عہدہ ٹرسٹی کی بحث مین کالم کے کالم بھر دئے جاتے ہین۔ خبرون کی تصدیق و تکذیب یا دوسرے اخبار کے اعتراض کا جواب متعدد پرچون مین دیا جاتا ہے۔ بیجا و بندہ الفاظ پر اعتراض کرنے والے کے جواب کے واسطے اور متعدد اخبارون سے استدعا کی جاتی ہے۔ ہمارے مقدس علماء تقلید شخصی قرأت خلف الامام آمین بالجہر رفع الیدین ختم گیارھوین محفل مولود مروجہ و عرس وغیرہم کی بحث مین ضخیم ضخیم کتابین لکھ ڈالتے ہین اپنی اخبارون مین دل کھول کر اسپر بحث کرتے ہین مخالفین کو نہایت سختی و درشت الفاظ مین جواب دیتے ہین کتنے مناظرے ان فروعی مسائل پر ہو چکے کتنے مقدمے دائر ہو کر پریوی کونسل تک پہنچے کتنے کفر کے فتوے تیار ہو گئے بالآخر مسلمانون کے ایک گروہ نے انہی فروعی مسائل کی بنیاد پر دوسرے گروہ کو خارج از اسلام سمجھکر جانی دشمن ہو گیا یہ سب مساوات فی العلم کی برکت ہے اسکو تو تو مین مین کہنے سے شاید ہمارے نازک مزاج علمائے کرام فوراً اکفر کا فتوی لکھدین۔ مگر کتنی شرم کی بات ہے کہ اصل مذہب اسلام و بانی اسلام و کلام الٰہی پر اعتراض کرنے والے مخالفین مذہب کو جواب دینا یا اُنسے دو بدو بحث کرنا تو تو مین مین ہو۔ اب مین بطور نمونہ آریون کا ایک مضمون جسکو اُنہون نے حال مین مناظرہ دید ریا مطبوعہ سینتہ دہرم پرچارک ہردوار کے آخر مین صفحہ ۱۴۵ سے ۱۴۷ تک شائع کیا ہے لکھتا ہون۔ وہو ہذا

نکہ زناکاری کے لئے خفیہ طور پر یا خرچی لے دیکر رنڈی بازی کے طور پر جو کہ قرآن کی تعلیم ہے دیکھو سورہ نساء آیت ۲۰ واحل لکم ما وراء ذلکم ان تبتغوا باموالکم محصنین غیر مسافحین فما استمتعتم بہ منہن فاٰتوہن اجورہن فریضۃ اور حلال کی گئین تمہارے لئے ماسوا اُن کے (مذکورہ بالا کے) اور عورتین جنکو طلب کرو تم مال دیکر اور نیک ارادہ سے نہ شہوت سے اور جب تم اُن سے لذت اٹھا چکو دیدو مال مقرر شدہ اگر بقول مولوی صاحب کے تعلیم نیوگ کو مذموم بھی سمجھ لین تب بھی قرآنی تعلیم سے افضل ہے جسکے لئے کچھ حوالہ جات اوپر آچکے ہین اور ایک نہایت دلچسپ اور درج کرتے ہین۔ دیکھو سورہ نساء آیت ۲۴ و ان اردتم استبدال زوج مکان زوج یعنے تم اپنی بیبیون کا تبادلہ اپسر مین کر سکتے ہو۔

ahmadimuslim.de

دیکھیں ہمارے مسلمان صاحبان کب اسپر فیاضی سے عمل شروع کرتے ہیں۔

حضرت عائشہؓ و حضرت زینبؓ امہات المومنین کی شان اقدس میں اپنی قلم سے ہنہیں لکھ سکتا۔

انصاف سے کہو کہ حمیت اسلامی کا اقتضا کیا ہے اس غلط اتہام کی تردید کیجائے یا نہیں اور آریون کو اسکا کوئی الزامی یا تحقیقی جواب دیا جائے یا صرف جاہل و کافر کہکر سکوت کیا جائے مگر اسپر بھی غور فرما لیجیئگا کہ اس سکوت کا معترض یا جاہل مسلمانون پر کیا اثر پڑیگا۔ دیکھیئے آپکی اوسے مخالفت کا آریون نے کیا نتیجہ نکالا آریہ مسافر نمبر جلد ۶ بابت ماہ جولائی سنہ ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۱۲ و ۱۳ پر یہ مضمون شایع ہوا ہے۔

دونون سچے ہیں:۔ لاہور کا پیسہ اخبار لکھتا ہے کہ جہاں شحنہ ہند میرٹھ نے بالکل صحیح لکھا ہے کہ ان مناظرات کی تو تہمین میں شرمناک ہو گیا علمائے اسلام کو یہ ننگ گوارا کرنا چاہیے کہ ان کے مقابلہ میں جہلا کا گروہ جو انکا ہم پلہ نہیں ہے فضول باتیں بنائے اور وہ اسکے مقابلہ پر سامنے آئیں۔ حالانکہ مناظرہ کیلئے مساوات فی العلم کی شرط ضروری ہو اسپر مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی اخبار اہلحدیث میں یہ حاشیہ چڑہاتے ہیں کہ یہ عذر بے دلیل ہے بلکہ خلاف دلیل ہو حضرت ابراہیمؑ اور نمرود کا مناظرہ فرعون اور حضرت موسیٰؑ کا مناظرہ قرآن میں اور سید الانبیاء و مسیلمہ کا مناظرہ حدیثون میں مذکور ہو پھر یہ عذر کیا ہی ہماری سمجھ سے بالا ہے۔ ہماری رائے میں دونون سچے ہیں۔ اڈیٹر شحنہ ہند تو اسلیئے کہ وہ انگریزی تعلیمیافتہ ہیں زمانہ کی ہوا کہائے ہوئے ہیں اور دل سے خوب جانتے ہیں کہ اسلام کیا ہے اسلیئے وہ ایسی فضول بحثون سے علمائے اسلام کو مناظرون اور مباحثون سے باز رکہنا چاہتے ہیں تاکہ مقابلہ میں جو اسلام کی پول کہلتی ہے نہ کہلے اور مولوی ثناء اللہ صاحب بھی سچے ہیں کہ انکی دوکان بھی اسوجہ سے چل رہی ہے ورنہ کس منہ پر سید کہ بتاتا کون ہو۔ محمدی علماء تو انپر کفر کا فتویٰ پاس کر چکے ہیں مباحثے بند ہو جائیں تو مولوی صاحب کی پانچون

گہی میں گئی ہوئی ہون اڈیٹر پیسہ اخبار نے محمدی ملاؤن کو عالم فاضل اور فریق مخالف کو گروہ جہلا ٹہہرانے کی تو ایک ہی کہی اور ثناء اللہ نے رسالہ کس میں دین اسلام کیطرف سے ان ٹہرونکو بطور نظیر کے پیش کر کے اور ہی لطف کیا نہ معلوم اڈیٹر پیسہ اخبار۔۔۔ علمیت کسکو سمجھے ہوئے ہیں۔ کیا انہی مولویونکو محض عربی فارسی جاننے کی وجہ سے علما یکتا قرار دیتے ہیں اور فریق مخالف میں عربی فارسی کے علاوہ سنسکرت انگریزی وغیرہ زبانون کے بڑے بڑے عالم و فاضل ہوتے ہوئے بھی جہلا کا گروہ کہہ کے پکارنا اڈیٹر پیسہ اخبار جیسے انصاف پسند ہی کا کام ہے۔ دحضرات مخالفین جواب دیجیئے)

ان مباحث کے ابتدا بھی آریون نے کی ہے سب سے پہلے ستیارتھ پرکاش میں دیانند نے گالیان سنا کر مسلمانون کو چھیڑا۔

شاید ہمارے علماء کو خانہ جنگیون میں زیادہ مزا آتا ہے اور غیر مذاہب کے مقابلہ میں وہ صرف جاہل کہدینا کافی سمجھتے ہیں انکو اثبات توحید و رسالت میں دلچسپی نہیں ہے گستاخی معاف زمانہ کی رفتار پہچانیئے یہ طویلہ میں لتہاڑ کرنے کا وقت نہیں ہے خانہ جنگیان چہوڑیئے اور بیرونی حملون کو روکنے کی فکر کیجیئے۔ ہم حنفی ہیں یا شافعی مقلد ہیں یا موحد یا وہابی ہیں یا محمدی اہلحدیث ہیں یا اہل الرائے اہل فقہ مگر ہیں مسلمان خدا رسول کتاب اللہ کے ہم آپ دونون دلدادہ ہیں رہا فروعی مسایل کا اختلاف یہ خانگی معاملات باہم ملے ہوا کرینگے۔ ہمارا پہلا فرض ہے کہ متحدہ قوت سے اُن اعتراضات کا جواب دین جو اصل مذہب اور بانی مذہب پر ہوتے ہیں گو یہ کوئی جدید اعتراض نہیں ہیں بلکہ پرانے وہی کہنہ پھبتیاں ہین جنکے صدہا جواب علمائے اسلام دے چکے ہیں۔ نئی زمانہ نے لباس میں پیش کی جاتی ہیں اسلیئے ضرور ہے کہ ہم بھی نئے طریقون سے اُن جوابات کا اعادہ کریں۔

سب سے پہلے اہل قرآن اہل قرآن کا شور سنکر مجھے خیال ہوا تہا کہ یہ ضرور قرآن کی حمایت میں غیر مذہب کے مقابلہ میں میدان مناظرہ میں آئینگے مگر وہ تو سب سے زیادہ بودے نکلے پیدا ہوتے ہی

ahmadimuslim.de

وہ بھی انہین خانہ جنگیون مین اُلجھ گئے اور بقول شخصے طویلہ کی بلا تہا او شروع کر دیئے۔ سر نکالتے ہی پہلی بسم اللہ آپ کی یہ ہوئی کہ ایک طرف سے احادیث نبویہ پر بیہودہ اعتراض کرنا شروع کر دیئے اور بعینہ یہی اعتراض جو انکے قرآن پر ہو رہے ہین اُسکی خبر نہین ہے۔ سچ ہے اعتراض کرنا آسان ہے مگر جواب دینا مشکل ہے۔

حضرات اہل قرآن ذرا اپنے اس نام ہی سے شرما کر قرآن شریف کی حمایت کیجئے اور اعتراضات کا معقول جواب دیجئے منکرین قرآن سے ایک آدہ مناظرہ کیجئے تو ہم سمجھین کہ آپ نے اپنا نام ٹھیک تجویز کیا ہے ورنہ نام سے کیا ہوتا ہے کام چاہیئے۔ ع

برعکس نہند نام زنگی کافور

آپ کا فرض تہا کہ ستیارتھ پرکاش ورنہ ترک اسلام ہی کا معقول جواب شائع کرتے۔ مگر افسوس۔

بہت شور سنتے تھے پہلو مین دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خون نہ نکلا

(خادم المسلمین [illegible] بلوی)

فتویٰ

(معذرت) فتوے اس کثرت سے آتے ہین کہ انکو جوابات کے لئے ایک مفتی صاحب الگ کہے جائین بلکہ ایک اخبار بھی الگ اسی کام کے لئے ہو تو شاید کافی ہو سکے۔ پہر بعض دوست ایسی تندی سے جواب طلب کرتے ہین کہ بس گویا سب سے پہلے انہی کا حق ہوتا ہے ذرا دیر ہوئی نہین کہ خفا ہوئے اسلئے اپنے احباب کی خدمت مین التماس ہے کہ ذرہ صبر سے کام لیا کرین اور اگر کسی سوال کا جواب جلدی ہی لینا ہو تو جواب کے لئے ٹکٹ یا جوابی کارڈ بہیجا کرین تا کہ قلمی جواب انکو بہیج دیا جائے اگر ان کے جواب مین کچھ تاخیر ہو تو دوسرون کو جوابات سے فائدہ حاصل کر لیا کرین۔ بعض صاحب اہلحدیث کے ایسے شیدائی ہین کہ وہ کہتے ہین کہ جزون کی بجائے بہی مضمون ہی لکھے جائین مگر ان کو معلوم نہین کہ جو اخبار اور رسالہ وقت مقررہ پر نکلنے والے ہین ڈاکخانہ کے قانون سے انہین خبرون کا ہونا ضروری ہے۔ (ایڈیٹر)

تعاقب اخبار نمبر ۳۰ مورخہ جمادی الاول ۱۳۳۲ھ مین ایک سوال ہے کہ حقہ کی بابت کیا حکم ہے جسکے جواب مین آپ تحریر فرماتے ہین کہ حقہ کی بابت کوئی آیت یا حدیث منع کی نہین۔ دیکھیں ایک عالم سے سنا ہے کہ ایک حدیث مین ہے نہی عن کل مسکر ومفتر یعنے نشہ لانے والی چیز سے اور دماغ پر فتور لانیوالی سے آنحضرت نے منع فرمایا ہے تو اگر یہ حدیث ہے تو کچھ شک نہین کہ حقہ منع ہے۔ اسلئے بہت ہی ادب سے گذارش ہے کہ یہ حدیث ابوداؤد کی بروایت ام سلمہ مشکوۃ کے باب "بیان الخمر ووعید شاربہا" کی تیسری فصل مین ہے۔ (بیشک ہے۔ اڈیٹر)

دوسری گذارش یہ ہے کہ اخبار مورخہ ۲۸ جمادی الاول ۱۳۳۲ھ مین ایک سوال ہے کہ دف تو آنحضرت کے وقت مین ہی بجاتے تہے نقارہ ڈہول وغیرہ کی حرمت کس حدیث سے ثابت ہے۔ جسکے جواب مین آپنے تحریر فرمایا ہے کہ ڈہول وغیرہ کی حرمت کسی حدیث سے ثابت نہین۔

بنا بر التماس ہے کہ حدیث ابوامامہ مین فرمایا ہے "ایک قوم اس امت کی کہاب شراب لہو ولعب مین رات بسر کرے گی صبح کو بندر سور بنجائیگی جو لوگ گانیوالیان اختیار کرینگے انپر قوم عاد کی طرح تیز ہوا آئیگی اور ہلاک کر دے گی۔ الحدیث رواہ احمد۔

علی مرتضے نے رفعا کہا ہے جب یہ امت گانا بجانا اختیار کریگی قینات ومعازف لیگی تو ان پر بلا اترے گی یا خسف یا مسخ ہوگا۔ رواہ الترمذی وقال غریب۔

ابو امامہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے اللہ تعالی نے فرمایا ہے اللہ تعالی نے مجھکو رحمت وہدایت عالم کر کے بہیجا ہے اور مجھکو یہ حکم دیا ہے کہ مین مزامیر وکبارات یعنے بربط ومعازف واوثان کو جو جاہلیت مین پوجے جاتے تہے مٹادون۔ رواہ احمد بطولہ۔ اس حدیث کی شرح مین نواب بہوپالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔

بربط کہتے ہیں عود کو معازف سے مراد باجے ہیں کوئی سا باجا ہی ہو طبلہ سارنگی ڈھول چنگ وغیرہ وغیرہ ان چیزوں کا ذکر ہمراہ بت پرستی کے کیا ہے یہ سخت وعید ہے۔

عبادہ بن صامت کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ قسم اسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے شب بسر کرینگے کچھ لوگ میری امت کے اشر و بطر و لہو و لعب پر پھر صبح کو وہ بندر سور ہو جاوینگے اس لئے وہ اللہ کی حرام چیزوں کو روا رکھینگے اور گانے والیاں اختیار کرینگے اور شراب پئینگے و ریشمی کپڑا پہنینگے اور سود کھائینگے۔ رواہ الامام عبد اللہ ابن امام احمد۔

ابومالک اشعری نے سنا حضرت کو فرماتے تھے کچھ لوگ میری امت کے شراب پئینگے اور اسکا کچھ اور ہی نام رکھینگے انکے سر و پر باجا بجیگا گانے والیاں گائینگی اللہ انکو زمین میں دھنسا دیگا۔ کچھ لوگون کو بندر بنا دیگا۔ رواہ ابن ماجہ و ابن حبان۔

عمران بن حصین رفعاً کہتے ہیں اس امت میں خسف و مسخ و قذف ہوگا ایک مسلمان شخص نے کہا کہ اے رسول خدا یہ کب ہوگا فرمایا جبکہ گانے والیاں اور طرح طرح کا باجے ظاہر ہونگے اور شراب پی جائیگی۔ رواہ الترمذی۔

ابومالک اشعری سے روایت ہے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں ایسی قومیں ہونگی جو شراب و ریشم اور آلات سرود کو حلال جانینگی۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اور دو تار اور مزامیر کی حرمت میں اس حدیث کو لائے ہیں تک (سائل اور مجیب کا مطلب شادی کے موقعہ پر ہے اور ان حدیثوں میں جو منع آیا ہے بطور لہو و لعب کے ہے شادی کے موقع پر گانا بجانا۔ باب نکاح مشکوٰۃ باب اعلان النکاح علاوہ دوسرا سوال آپکا آئندہ پرچہ میں مولوی عبد المجید صاحب کے مضمون میں آئیگا کیونکہ انہوں نے بھی وہی سوال مدلل طریق سے کیا ہے۔ (ایڈیٹر)

سوال نمبر ۱ - ایک شخص سے کوئی سواری کا جانور عاریتاً مانگ کر کسی مسلمان نے لیا اور وہ جانور اسکے پاس مرگیا تو مالک کو اپنے جانور کی قیمت لینی درست ہے یا نہیں ؟ -

(شیخ محمد ابراہیم از اوڈان تلک بیار)

جواب نمبر ۱ - جو عاریت بغیر متعدی کی زیادتی کے ضایع ہو جائے اسکے وجوب ادا میں اختلاف ہے حنفیہ کے نزدیک اسکا ادا کرنا واجب نہیں اہل حدیث اور شافعیہ وغیرہ کے نزدیک واجب ہے حدیث میں آیا ہے علی الید ما اخذت یعنی جو چیز لی جائے اسکا ادا کرنا واجب ہے۔

سوال نمبر ۲ - ایک لڑکی کا نکاح نابالغی کی عمر میں اسکی والدہ نے کرا دیا جب وہ سسرال کے ہان گئی تو پندرہ سال کی عمر میں اسکو حیض آیا تو اسوقت اسنے کسی کے سکھانے پر اپنے خاوند کو پاس رہنے سے انکار کر دیا کیونکہ سسرال میں اسکو تکلیف تھی اب سوال یہ ہے کہ لڑکی مذکورہ نکاح فسخ ہوا یا نہیں۔ ایک مستفسر

جواب نمبر ۲ - نکاح مذکور فسخ نہیں ہوگا کیونکہ پندرہ سال تک وہ سسرال کے ہان رہی جو نکاح کے اختیار کی دلیل ہے عورت کا بالغ ہونا عمر پر ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں جب لڑکی ۹ سال کی عمر کو پہونچ جائے تو وہ عورت ہے یعنی بالغ ہے پس جب وہ پندرہ سال کی عمر تک خاوند کو پسند کرتی رہی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اب انکار کرنے سے فسخ نکاح ہو سکے۔

سوال نمبر ۳ - امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شے زمین سے برآمد ہو بلا تعیین اندازہ دسوان حصہ زکوٰۃ اسمیں سے دینی واجب ہے لیکن انکے شاگرد مثل دیگر اشیاء غلہ وغیرہ کا بھی نصاب بتلاتے ہیں مگر امام صاحب فرماتے ہیں کہ نہ دینے سے دینا اچھا ہے جس میں مواخذہ کا خوف نہیں پس طلب یہ کہ اسمیں گڑبڑ ہے صاف اور صریح حکم سے مطلع فرمائیے۔ (خریدار اہل حدیث از ...)

جواب نمبر ۳ - ہر اختلاف کی کوئی نہ کوئی وجہ ہوتی ہے ایک اصول میں اختلاف ہے کہ عموم قرانی کی تخصیص بحدیث خبر واحد سے جائز ہے یا نہیں جمہور حنفیہ کے نزدیک جائز نہیں اور دیگر ائمہ کے نزدیک جائز ہے یعنے جو حکم قرآن شریف میں عام آیا ہو اسکو کوئی حدیث خبر واحد مخصوص نہیں کر سکتی اسلئے امام صاحب فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں جو حکم آیا ہے

ahmadimuslim.de

وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْاَرْضِ یعنے زمین کی پیداوار سے خرچ کرو چونکہ عام ہے بے قید حکم ہے اسلئے عام رہیگا مگر دوسرے علمار کہتے ہیں کہ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ پانچ وسق سے کم پر زکوٰۃ نہیں اس حدیث کو وہ اپنے قاعدہ کے موافق آیت قرآنی کا مخصص بناتے ہیں اسلئے عموم قرآنی کو نصاب سے مقید کرتے ہیں خاکسار راقم کے نزدیک بھی حدیث عموم قرآنی کی مخصص ہوسکتی ہے دلیل کی تفصیل رسالہ آیات متشابہات وغیرہ میں کی ہوئی ہے - پس آپ نے جو امام صاحب کا فقرہ لکھا ہے کہ نہ دینے سے دینا اچھا ہے گو انکا یہ مذہب نہیں تاہم آپ نے خود ہی فیصلہ کر دیا-

سوال نمبر ۴ (الف) امام قرات میں ولا الضالین پڑھے تو آمین کہے یا نہ- (ب) داڑھی منڈانیوالے کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہ (ج) گیارہویں دینے والے کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہ- (د) تیجہ چوتہا نہانا والے کے پیچھے نماز جائز ہے (ہ) مسح موزین مغیرہ بن شعبہ والی حدیث صحیح ہے (و) کہنی اور ٹخنہ دہونے سنت ہیں یا فرض- (ز) مولود مروجہ پڑھنے والے اور قیام کرنے والے کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں- (ظہور احمد از نگینہ -)

جواب نمبر ۴ (الف) قاری کی لغزشوں میں ایسی باتیں معاف سمجھی جاتی ہیں کیونکہ عام طور پر ضاد مشابہ دال پڑھتے ہیں اسلیئے آمین بدستور کہے اور نیت (ہی) رکھے جو اس دعا سے مقصود ہے- (ب) داڑھی منڈانے والا بسبب گناہ کبیرہ کو فاسق ہے- (ج) گیارہویں دینے والا بدعتی ہے (د) تیجہ چوتہا فاتحہ مروجہ کرنے کرانے والا مولود مروجہ پڑھنے والا بدعتی ہے ان سب اقسام کے پیچھے نماز جائز ہے حدیث میں ہے- صلوا خلف کل بر وفاجر صحیح بخاری میں باب تجویز ہے کہ بتدع کے پیچھے نماز جائز ہے- یہ مسئلہ پہلے نمبرون میں آچکا ہے بعض دوستوں کو شبہ ہوتا ہے کہ بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ بدعتی کی نماز قبول نہیں ہوتی تو پھر ایسے آدمی کے پیچھے کیونکر نماز جائز ہوگی- تو اسکا جواب یہ ہے کہ اگر اس حدیث کے معنے یہی ہون تو بھی اقتدا کو مانع نہیں کیونکہ ایسے اور بھی بہت سے لوگ جنکی بابت حدیثوں میں آتا ہے کہ انکی نماز قبول نہیں مگر اقتدا سے کوئی مانع نہیں مثلاً غلام آبق- دو بہائی جو آپس میں لڑے ہوں وغیرہ انکی بھی کوئی قبول نہیں حالانکہ اقتدا اُن کی جائز ہے (ہ) مغیرہ بن شعبہ والی حدیث جسکے الفاظ ہیں ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ فمسح علی ناصیتہ وعلی العمامۃ والخفین صحیح مسلم کی روایت ہے (و) کہنی اور ٹخنوں کا دہونا فرض ہے-

تقریظ

مُسّدس قیس- مولوی حکیم محمد ضمیر الحق صاحب آرہ ضلع شاہ آباد کی تصنیف ہے جو مذاکرہ علمیہ آرہ کے بارہویں جلسہ میں پڑھی گئی تھی- مسدس حالی کے طرز پر زمانہ کی نیرنگیاں عجیب لطف خیز پیرایہ میں بتلائی گئی ہیں- کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی نفیس- قیمت ۴ ہے- اگر قیمت میں تخفیف ہو تو بہتر ہے ہماری رائے میں اگر ۲ کئے جائیں تو بہت مناسب ہے- پتہ:- حافظ عزیز الحق- آرہ محلہ چوک مسجد-

التجا بدرگاہ الٰہی

طبعزاد مولوی خیر الدین صاحب امتلنویس کبرہ کرم سنگھ ضلع گوجرانوالہ

(قطعہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی میں ترا بندہ گنہگار — کہ بہاگا در سے تیرے ہوں میں سو بار

الٰہی نفس شیطان نے ستایا — نہ جانا تہا جہان رستہ بتایا

الٰہی بخشدے میرے گنہ تو — میں بندہ ہوں ترا اور ہے اِلٰہ تو

الٰہی اب مجھے اپنا بنا نا — مجھے یارب ترا اب در در پہرانا

الٰہی اب مری رکھ لیجیے لاج — نہ کر یارب مجھے غیروں کا محتاج

میں عاجز ہوں ترا اک بندہ ناچیز — پڑی الٹی مری ساری سجاوٹ

بہت پہنوا ر دی پر اڑا میں — بہت تقدیر سے اپنی لڑا میں

مری تدبیر کچھ بھی نہ کام آئی ۔ نہیں ملتی مجھے غم سے رہائی
سر اب رنج و غم تو دور کر دے ۔ خوشی سے میرا دل معمور کر دے
کروں میں رات دن تیری عبادت ۔ ذکر کرنا ترا ہو میری عادت
ترے در کو الٰہی جس نے چھوڑا ۔ عبادت سے تری منہ اپنا موڑا
گیا جس در پہ کچھ عزت نہ پائی ۔ ملی سب خاک میں اسکی کمائی
الٰہی تیرے در کا جو ہو محتاج ۔ وہ بے شک ہے شہنشاہوں کا سرتاج
وہ ہو کاہے کو بے سیری بجان ۔ شکایت کب ہے تیری زبان سے
وہ تنگی اور خوشحالی سے خوشحال ۔ رضا پر ہے تری راضی بہر حال
مجھے توفیق دے تو یا الٰہی ۔ بجا لاؤں اوامر سب کما ہی
نواہی سے میں باز آؤں خدایا ۔ بچیگا وہ جسے تو نے بچایا
مجھے تو راہ سیدھی پہ چلانا ۔ مجھے نار جہنم سے بچانا
مجھے ختم الرسل کا ذکر تو [illegible] ۔ مصمم کر رہا ہوں عرض رو رو
تو مجھ سے تنگدستی دور کر دے ۔ مری بیفائدہ سستی دور کر دے
مری عزت کی کرنا پاسداری ۔ نہ ہونگے مجھ سے تک ہرگز نہ داری
بلا نو قرض سے مجھکو بچا کر ۔ مجھے دنیا میں سیم و زر عطا کر
تری راہ میں خرچ ہر دم کروں میں ۔ علامت ہو کسی کی نہ ڈروں میں
نہ ہو تو اسقدر بیتاب ثابت ۔ نہیں ہے عرض کا یہ [illegible] ثابت

دعا تیری ہوا چاہتی ہے منظور
ابا جنت ہو گئی بس ہو نہ رنجور

میونسپل کمیٹی امرتسر

گو ہماری اغراض سے خارج ہیں لیکن ہماری عادت کے خلاف ہے کہ ہم ایسے مضامین لکھیں مگر افسوس کہ شہر کی حالت اور صفائی دیکھکر بہت ہی دکھ کہنا پڑتا ہے کہ گورنمنٹ کا بڑا احسان ہو اگر اس صیغہ کو بھی اپنی نگرانی میں لے لے۔ بازاروں میں تو کسیقدر ظاہری صفائی نظر آتی ہے لیکن کوچوں کا حال خدا ہی کو معلوم ہے ہمارے محلہ میں جو ہم ہر روز دیکھتے ہیں کئی کئی دن ڈھیر خالص پاخانے کے لگے رہتے ہیں کیا مجال کہ کوئی اٹھائے یا اٹھوائے۔ ممبران کمیٹی ہر جانتے ہی نہیں کہ ہمارے کیا فرائض ہیں۔ افسران صفائی کو تو شاید کوچوں سے بدبو آتی ہے کہ ان میں گھستے ہی نہیں ہیں برائے نام انتظام ہے کہ بھنگی کہ جو نہیر گلی کوچوں سے میلہ اٹھا کر لیجایا کرے مگر افسوس کہ انکا یہ حال ہے کہ جب ہی چلی۔ اول تو دو دن بھنگی نہیں اور جو بڑی مہربانی کبھی ہوئی اور آئے تو تنگ ہوں جھاڑ کر آدھا اٹھا لیجائینگے اور آدھا وہیں کھلا رہنے دینگے۔ کوچوں کی نالیوں کی صفائی کا حال تو یہ ہے جو ہی نہیں کہ نہ ہو تو اچھا ہے بھنگی نالی نکالتا ہے مگر دوپہر کی نکالی ہوئی شام تک بدبو رہتی ہے یہ پوچھو کہ سقا کہاں گیا ہو تو جواب ملتا ہے جی سقا تو کسی کو پتہ میں ہی نہیں۔ یہ تکلیف جو نالیوں کی صفائی کرنے کے وقت محسوس ہوتی ہے ایسی ہے کہ جبتک خاص وقت پر مشاہدہ نہ کیا جائے اسکا پورا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ پس ان وجوہ سے ہم مجبور ہو کر ان چند سطور کے ذریعہ ممبران کو انکے وعدے یاد دلاتے ہیں اور ان کے فرض منصبی کی طرف توجہ دلاتے ہیں خصوصاً اپنے علاقہ کے ممبر شیخ محمد [illegible] صاحب کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اپنے علاقہ کو اسی نگاہ سے دیکھیں جس نگاہ سے الیکشن کے بعد کچھ دنوں تک دیکھا کرتے تھے اور اگر اپنے علاقہ میں کبھی تشریف لائیں تو مفصل حال ڈاکٹر [illegible] صاحب چشتی [illegible] سنگھ سے دریافت ہو سکتا ہے۔ صاحب پریزیڈنٹ کمیٹی توجہ فرماویں تو حسب ضرورت آئندہ۔

اسلامی مجلس مناظرہ امرتسر

میں تین روز تک جہاد پر بحث ہوتی رہی آخیر روز مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب نے فرمایا کہ جس لڑکے کا مضمون سب سے عمدہ ہوگا اگر میں ترک اسلام انعام دونگا۔ چنانچہ سراج الدین [illegible] طالب علم اسلامیہ ہائی سکول کو انعام مقررہ دیا گیا آئندہ جلسہ میں نیوگ پر بحث ہوگی۔ مولوی صاحب موصوف نے فرمایا جو آئندہ ہفتہ نیوگ پر جو آریہ عمدہ تقریر کریگا اسکو رسالہ حق پرکاش انعام دونگا۔

خاکسار [illegible] اسسٹنٹ سکرٹری اسلامی
مجلس مناظرہ امرتسر

انتخاب الاخبار

جنگ روس و جاپان

پورٹ آرتھر کا محاصرہ برابر جاری ہے۔ ابھی تک اُس کے سر ہونے کی خبر نہیں ہے۔
۶۰ ہزار جاپانی فوج مصروف محاصرہ ہے اور دو سو بیالیس توپیں بھی لگا رکھی ہیں۔
بمقام ... جنرل کروپاتکن کے ماتحت ایک لاکھ ۳۲ ہزار فوج اور ... سو توپیں ہیں۔
بمقابلہ اُس کے جاپانی فوج کی تعداد دو لاکھ ۲۰ ہزار ہے اور توپیں بھی ۶۰۰ ہیں۔

مرزا صاحب قادیانی کا مقدمہ ۵ ستمبر کو ہو گا۔ گو ... طلب ہوئے ہیں (دیدہ باید)۔

الحمد للہ کہ مدرسہ دیوبند کا فساد رفع دفع ہو کر باہمی مصالحت ہو گئی۔ ہم چونکہ اہالی دیوبند نے جو منتظمان مدرسہ سے کسی خاص وجہ سے ناراض رہتے تھے مدرسہ کی جائداد و کتب خانہ وغیرہ پر حملہ کیا۔ جو بلوہ کی صورت میں ہو کر عدالت تک پہونچا مگر شکر ہے کہ انجام بخیر ہوا۔ ہم منتظمان مدرسہ کی خدمت میں یہ التماس کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ حضرت حاجی صاحب کو بصد منت و سماجت شورای میں شریک کیا جاوے۔ اُمید ہے کہ اہالی مدرسہ کو اس کا پہلے ہی خیال ہو گا۔

میاں ویدا بخش امرتسری کے استغاثہ بنام مولوی عبد الحق مولوی عبد الغفور، عبد الاوّل غزنوی کی ۲۴ اگست کو مصالحت ہو گئی۔ مستغاث علیہم سے عدالت نے اقرار لیا کہ ہم نے مستغیث کی بابت جو لکھا ہے اُس پر ہمیں افسوس ہے کہ غلطی سے ایسا لکھا گیا یعنی ہم معافی مانگتے ہیں۔ لعل اللّٰہ یحدث بعد ذالک امرا۔

لارڈ کرزن انگلستان سے روانہ ہو کر ۱۵ اکتوبر کو بمبئی میں جہاز سے اُترینگے۔

ماہ اپریل ۱۹۰۶ء تک لارڈ کرزن کو ہندوستان کے عہدہ وائسرائی کی توسیع دیگئی ہے۔

کلکتہ کے قریب دریائے ہوگلی میں ایک کشتی کے ڈوب جانے سے اکیس آدمی ڈوب گئے۔

پنجاب کے بہت سے ضلعوں میں ابھی تک بارش کی نہایت ضرورت ہے (منجملہ اُن کے امرتسر لاہور گوالشدہ)

ریلوی کنفرنس۔ اگلے مہینے شملہ میں جو ریلوے کنفرنس منعقد ہو گی اُس میں بمبئی پنجاب میل ٹرین کی اُس ڈاک گاڑی کی تیز رفتاری کی تجویز کی جائیگی کہ جو بمبئی سے پنجاب کو آتی ہے۔

طاعون بمقابلہ سابقہ ہفتہ کی ۴۲۹۴ موتوں کے گذشتہ ہفتہ کل ہندوستان میں ۵۸۴۹ طاعونی اموات ہوئیں انمیں سے احاطہ بمبئی میں ۲۳۰۰۔ میسور میں ۸۱۴۔ احاطہ مدراس میں ۴۱۴۔ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ میں ۳۶۸۔ بنگالہ میں ۳۶۶۔ ریاست حیدرآباد دکن میں ۲۱۶۔ سنٹرل انڈیا میں ۹۵۔ راجپوتانہ میں ۱۶۵۔ اور پنجاب میں ۱۳ موتیں ہوئیں۔ (مرزا صاحب قادیانی کی ... !)

حجاج کو ہدایت۔ گورنمنٹ بمبئی نے مندرجہ اعلان کیا ہے:۔ جو حاجی عازم حجاز ہو کہ وہ ایک افسر کے پاس جسے گورنمنٹ اسکو جہاز روانہ ہونے کی بندرگاہ میں مقرر کریگی اپنی واپسی کا ریلوی کرایہ اپنے مکان تک کا یا جہانتک ریلوی ہو جمع کر دے یہ سے اسوقت کو قبل جمع کرنا ہو گا جب صحت مندرستی کی جانچ کیلئے کیمپ میں رکھا جائیگا۔ ہندوستان ... کو اس کرایہ دینے سے وہ حاجی کسی خاتمہ ریلوے سے ہندوستان کی کسی خاص بندرگاہ تک کی ریلوی ٹکٹ پانیکا مستحق ہو گا۔ اور جب اس امر کا قابل تسکین ثبوت پہونچیگا۔ کہ زر مذکور جمع کرنے والا فوت ہو گیا ہے۔ تو وہ روپیہ واپس ملیگا اور اگر وہ سرکاری سال کے زیادہ تک اُس روپیہ کا دعوی نہ کیا گیا تو یہ روپیہ مفلس حجاج کی اعانتی فنڈ میں داخل کر دیا جائیگا۔

لوکل

شہر امرتسر میں عجیب طوفان بے تمیزی ہے۔ کہ بازاروں میں گائے بچھڑے اس طرح پھرتے ہیں۔ جیسے بندر ابن یا دہلی میں بندر پھرتے ہیں۔ عام بازاری دوکاندار اس سے سخت تکلیف میں ہیں امرتسر میں چونکہ ہندوؤں کی کثرت ہے۔ اس لئے کسی دوکاندار نے کسی گائے بچھڑے کو مارا نہیں کہ ہنگامہ برپا نہ ہوا۔ ایک روز ۳ بجے شب کے ہم کالج سے جا رہے امرتسر ہوئے۔ تو بازاروں کے گائے بیل بچھڑوں کی کثرت سے گاڑی نہ چل سکتی تھی۔ مالک بغرض پرورش انکو چھوڑ دیتے۔ جب پرورش ہو جاتی تو مالک جالیتے بعض ہندو جب سو دم ارتفاع ہو جاتے گائے بچھڑے وغیرہ چھوڑ دیتے ایک دفعہ ہمارے محلہ میں دو سانڈوں کے لڑنے سے ایک عورت تو بالکل مر گئی ایک نیم جان ہو گئی ایسی ایسی شکایتیں بکثرت پیدا ہوتی تھیں۔ کہ ناگاہ صاحب ڈپٹی کمشنر امرتسر کے گوش گذار ہوئیں صاحب موصوف نے ۱۳ اگست کو ایک اشتہار دیا اور ایک منادی کرادی کہ ۳۰-اگست تک مالکان گائے اپنا اپنا انتظام کرلیں ۳۱-اگست کو جو گائے بازار میں پھرتی ہوئی پکڑی جائیگی اگر اس کا کوئی مالک نہ بنا تو نیلام کردی جائیگی اور اگر مالک بنا تو قانونی سزا کا مستوجب ہوگا چنانچہ اس حکم سلطانی کے سننے کی دیر تھی کہ ہر ایک نے اپنا اپنا انتظام کرنا شروع کردیا تمام اہالی شہر صاحب ممدوح کے شکر گذار ہیں۔

قبول اسلام

۱۹ اگست سنہ ۱۹۱۰ء بروز جمعہ شاہی مسجد لاہور میں بعد نماز جمعہ ۲-اشخاص اہل ہنود نے اسلام قبول کیا ان میں سے ایک صاحب جہلم کے آریہ تعلیم یافتہ نوجوان ہیں انکا بیان ہے کہ میں نے قرآن شریف اور چند تفاسیر کو پڑھکر دیگر مذاہب کی کتابوں سے بغور و انصاف مقابلہ کیا اور بعد تحقیقات اسلام قبول کیا دوسرے کا نام عبدالغفور رکھا گیا

مجربات ادویات

عرق ماء اللحم انگوری نتیجہ آتشہ اعضائے رئیسہ و شریفہ حرارت غریزی و قوت ہاضمہ اس سے قوی تر ہو جاتے ہیں بڑھاپے کے ضعف جسم کی کمزوری تقویت حواس خمسہ ظاہری و باطنی۔ تفریح دل ضعف باہ تحسین رنگ و ہضم غذا کیواسطے نہایت فائدہ کرتا ہے مقوی اعصاب ہونے میں بھی اعلے درجہ کا ثابت ہو چکا ہے ایسے اجزا سے مرتب کیا گیا ہے جس سے ہر چیز جوان بچہ و زن سب بلا خطر فائدہ حاصل کر سکتا ہے قیمت نصف بوتل عہ پوری بوتل عا۔ تین بوتل صہ

تقویت النساء حیض اور رحم کی ساری بیماریاں غشیاں قے نیز ابتدائی اسہال تحبس اختناق الرحم کثرت یا قلت حیض وغیرہ جن کے باعث علاوہ گوناگوں تکالیف برداشت کرنیکے بہت سی معزز خواتین اولاد سے محروم ہو جاتی ہیں ہماری اس تیر بہدف دوا کے استعمال سے بفضلہ تعالی جملہ عوارض دور ہو کر صحیح اور تندرست اولاد پیدا ہوتی ہے چنانچہ آزمانے والے اصحاب نے اس کو مفید کرکے اپنے تصدیقی سرٹیفکیٹ بھی عنایت فرمائے ہیں قیمت ایک شیشی ۲ اونس عہ ۴ اونس صہ

طلاء جو لوگ جوانی کی نادانیوں اور بداعتدالیوں کے سبب شادی کرنے کو ناممکن خیال کرتے تھے اس بے ضرر طلا کو استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے ہیں اس کے ہمراہ ہماری کالف پلز (حب مقویات) کو استعمال سے اندرونی ضعف کا نقص بالکل دور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی سے روپیہ

دافع لقوہ مرض لقوہ خواہ بادی ہو بفضل خدا ایک ہی دفعہ کو استعمال بالکل رفع ہو جاتا ہے اکثر اشخاص کو دوسری دفعہ کسی اور دوائی کے کھانیکی حاجت نہیں رہتی مگر عرصہ کا ہو تو صرف پرہیز ورنہ دو یا تین پڑیاں کھانی چاہئیں۔ قیمت فی پڑیہ ہر دو پڑیہ عہ تین پڑیہ عہ

بالوں میں لگانیکا خوشبودار تیل بجائے تیل یا دیگر خوشبودار روغنوں کے اس تیل کا لگانا بدرجہا بہتر ہے دماغی بیماریاں نزلہ ضعف دماغ ضعف بصر کو مفید ہے سترا استعمال سے بال سیاہ ہو جاتے ہیں قیمت فی بوتل عا

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی مینیجر کا رخانہ ادویات انگریزی و یونانی چوک سنت سنگھ امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا